OPEN ACCESS
Hazara Islamicus
ISSN (Online): 2410-8065
ISSN (Print): 2305-3283
www.hazaraislamicus.hu.edu.pk

Hazara Islamicus, Vol.:8, Issue: 2, July-Dec 2019
PP: 13-24

Scan for Online Version

ہیومنزم : تصورات و نظریات اور ارتقاء

Conceptual Study & Development of Humanism

Sadia Naz
Ph.D Scholar, Department of Islamic & Religious Studies, Hazara University, Mansehra

Prof. Dr Azkia Hashimi
Chairman Department of Islamic & Religious Studies, Hazara University, Mansehra

Abstract

The philosophy of humanism began as a reaction to the predominance of religion in Europe during the Middle Ages. It was no wonder that some free thinkers of those days thought that religion curtailed the freedom of Man and neglected his concerns. This philosophy led to the extreme view that "Man is the measure of all things"; which is totally opposite with the beliefs and concepts of Islam. It is fact that Islam does not oppose any human values, or human rights.This article introduces the philosophy of humanism and its incompatibility with the religion's philosophy, its development organizations and manifestos approved by Humanist Associations.

Keywords: Humanism, Renaissance, Philosophy ,Menifestos.

انسانوں میں دو طبقات ہمیشہ سے موجود رہے ہیں ایک انسانی گروہ کا خیال ہے کہ اس کائنات میں بالاتر ہستی ذات باری تعالیٰ ہے جو سب کا خالق و مالک اور حاکم ہے اس نے انبیاء کرام کے ذریعے ہمیں وہ تعلیمات دی ہیں جو دینوی اور اخروی فلاح کے لئے ضروری ہیں اور انفرادی اور اجتماعی زندگی کی ہر سطح پر رہنمائی کے لئے مشعل راہ ہیں۔ جنہیں شریعت کہا جاتا ہے۔ اس اعتقاد اور شریعت کا مجموعہ ''دین'' کہلاتا ہے۔ دوسرا انسانی گروہ محض عقل و شعور پر بھروسا کرتا ہے ان کے نزدیک انفرداى اور اجتماعی زندگی گزارنے کا عمل'' تہذیب'' کہلاتا ہے اس تہذیب کی تشکیل اور صورت گری میں جن مغربی مفکرین نے اپنا علمی اور فکری حصہ ڈالا ہے ان میں راجر بیکن *(Roger Beacon)* کانٹ *(Kant،)* نٹشے(Nietzsche)، ہیگل *(Hegel)*، روسو،

CC BY

(Rousseau)ڈارون (Darwin)، فرائیڈ(Fried) وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ مغربی دانش جو ان مفکرین کی فکر سے مستعار ہے اسکا ایک پرتو '' ہیومنزم '' (Humanism) کا فلسفہ اور نظریہ ہے۔جو آج ایک عالمگیر فلسفے کی شکل میں پوری دنیا میں مقبول ہو رہا ہے۔اس اصطلاح کو سب سے پہلے ایک اطالوی ہیومنسٹ پیٹرک (Petrarch) نے استعمال کیا جسے ہیومنزم کا بانی کہا جاتا ہے۔

ہیومنزم (Humanism)کا معنی و مفہوم:

" Humanism "لاطینی تصورhumanitas" سے لیا گیا ہے جسکا مطلب ہے 'انسانی اخلاق کی ترقی'۔ اس کے مختلف معنی ہیں مثال کے طور پر رحم دلی ،احسان، ہمدردی وغیرہ۔[1] یہ انیسویں صدی میں ism- کے اضافے کے ساتھ انگریزی زبان میں داخل ہوا۔ یہ لفظ humanitasسب سے پہلے مارکس کائیکرو [2] نے استعمال کیا۔اسکے مطابق اسکا مطلب ہے:

'' Cultivation of Mind ''یعنی علم کے ذریعے ذہن کی استعداد کار کو بڑھانا اور ایسی مخصوص تعلیم جو عوام کی خدمت کے لئے موزوں ہو"۔[3]

ہیومنسٹ ڈیوس ٹونی (Davis Tony) کے مطابق:

" اقدار کا ایسا نظام جس میں انسان بنیادی طور پر بہترین ہے۔اور کسی بھی مذہب کے بغیر اپنے مسائل کا حل تلاش کر سکتا ہے۔ ہیومنزم ایک فلسفہ یا دنیا کے بارے میں سوچ کا ایک طریقہ ہے. جو لوگ ہیومنزم کے اس تصور کو مانتے ہیں ان کو ہیومنزم کے داعی (Humanists) کہا جاتا ہے"۔[4]

سٹیفن لا (Stephen Law) لکھتا ہے:

" ہیومنزم فکر و فلسفہ کا ایک ایسا نظام ہے جس میں انسانی اقدار اور وقار سب سے مقدم ہے۔اور انسان تمام کائنات میں برتر اور اعلیٰ ہے۔''[5]

'' نیکولس والٹر (Nicolas Walter) ہیومنزم کا مفہوم اس طرح بیان کرتا ہے کہ یہ ایک غیر مذہبی نقطہ نظر ہےاور اس سے مراد ہے دنیا کو سمجھنے کے لئے مذہب کے بجائے سائنس کی طرف رجوع کرنا۔ ''[6]

ہیومنسٹ کے خیال میں ہیومنزم معاشرتی نظام کا فلسفہ ہے جو انسانی دلچسپیوں ،مشاغل اور فلاح و بہبود کی تعلق رکھتا ہے۔[7] یہ وہ فلسفہ ہے جو انسان کے لئے مخصوص اہمیت و منزلت کا قائل ہے اور انسان کو ہی ہر چیز کے لئے میزان قرار دیتا ہے۔

ہیومنزم (Humanism)کا تاریخی پس منظر:

ہیومنزم کا ارتقاء اور یونانی تصورات:

یونان میں ہیومنزم کا پہلا تصور جو پیش ہوا اس کا سراغ پانچویں صدی عیسوی کے یونانی مفکر پروٹا گورس (Protagoras)کے اس مقولے سے ملتا ہے۔ کہ (Man is Measure of all things) [8] انسان ہی تمام اشیاء کا پیمانہ ہے) جس کی رو سے انسان خود اس کائنات میں اصل ہے اور انسان اور فرد کا مقام سب سے بلند ہے۔ اس کی توضیح افلاطون نے اس طرح کی ہے۔

"There is no absolute truth but that which individuals

deem to be the truth"[9]

پندرہویں صدی میں اٹلی کے اساتذہ اور فلسفہ، شاعری اور خطابت کے علماء نے خود کو "انسانیت کے پیروکار" کہا۔ یونانیوں کے ہاں ہیومنزم کا تصور تعلیم و تربیت اور لبرل آرٹس میں مہارت کے طور پر ابھرا۔اس کے علاوہ گرائمر اور خطابت اور شاعری کو تعلیمی ہیومنزم کا حصہ سمجھا گیا اور اس کو سکولوں کے نصاب میں بھی شامل کیا گیا۔

ہیومنزم کے متعلق قدیم یونانی نظریہ یہ ہے کی اخروی زندگی کی طرف ایک مکمل دماغ اور جسم کے ساتھ بڑھنا ضروری ہے۔اور یہ آگے بڑھنے کا عقیدہ'' تعلیمی ہیومنزم '' کے ذریعے ہی آسکتا ہے۔ہیومنزم کا مقصد ایک عالمگیر انسان کو پیدا کرنا ہے۔[10] نشاۃ ثانیہ کے دوران تعلیم بنیادی طور پر قدیم ادب اور تاریخ پر مشتمل تھی یہ بھی خیال تھا کہ قدیم نظریہ نے اخلاقی ہدایات اور انسانی رویے کی ایک انتہائی تفہیم ہیومنزم کی صورت میں فراہم کی ہے۔

ہیومنزم اور مذہبی تصورات:

اگرچہ مغربی تصورات کے زیر اثر ہیومنزم ایک مخصوص فلسفہ حیات کی شکل میں سامنے آیا لیکن حقیقی ہیومنزم اور "انسان دوستی" کے تصورات تقریبا دنیا کے تمام مذاہب میں کسی نہ کسی شکل میں موجود ہیں چاہے وہ الہامی ہوں یا غیر الہامی۔قدیم مذاہب میں بدھ مت کی بنیاد ہی انسان سے محبت اور انسان دوستی پر قائم ہے دو ہزار برس قبل اس مذہب کا بانی مہاتما بدھ شہزادہ اور ولی عہد ہونے کے باوجود برسوں کی تپسیا کے نتیجے میں بنی نوع انسان کے دکھوں کا حل تلاش کرتا اور ان کے مسائل کا حل پیش کرتا ہے۔

یہودیت کی تعلیمات میں '' موسوی احکام عشرہ'' کو خصوصی اہمیت حاصل ہے جس میں والدین کی عزت، ناحق قتل کی حرمت، چوری، جھوٹی گواہی، بدکاری اور حرص و طمع سے منع کیا گیا ہے۔[11] عیسائیت کی اخلاقی تعلیمات بہترین انسانی رویوں کی تعلیم دیتی ہیں۔ مسیحی تعلیمات کے مطابق شریر کا مقابلہ کرنا بھی درست نہیں حتی کہ اگر کوئی شخص داہنے گال پر طمانچہ مارے تو دوسرا گال بھی اس کی طرف پھیرنے کی تلقین ہے۔مال و دولت کے انبار جمع کرنے کے بجائے اسے انسانیت پر خرچ کرنے کی تلقین ہے اور یہ ہدایت ہے کہ اپنا مال آسمان پر جمع کرو جہاں نہ کیڑا خراب کرتا ہے نہ چور چراتا ہے۔[12] اسلام تو ہے ہی دین انسانیت جو انسانی شرف و عظمت کو واضح کرتے ہوئے انسان کو زمین پر "خلیفۃ اللہ" قرار دیتا ہے۔اور انسانیت کی عزت واحترام کی تلقین کرتا ہے اس کی تعلیمات چاہے عقائد سے متعلق ہوں یا عبادات و معاملات سے متعلق یا معاشرت و معیشت سے، اخلاقیات کے دائرہ کی ہوں یا قانون احکام سے متعلق، ان کا بنیادی ہدف انسانیت کی فلاح و بہبود اور عدل وانصاف کا قیام ہے۔

نشاۃ ثانیہ یا تحریک احیائے علوم

پندرہویں صدی کے وسط تک یورپ جہالت اور پسماندگی کے اندھریوں میں ڈوبا ہوا تھا۔ عوام ذہنی جمود کا شکار اور ترقی کے مفہوم سے ناآشنا تھے۔یورپ میں 1450ء سے 1600ء تک کے زمانے کو یورپ میں تہذیب اور انسانیت کی دوبارہ پیدائش (Rebirth) کے الفاظ سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ تحریک اٹلی سے شروع ہو کر شمالی یورپ تک پھیل گئی تھی۔ اسی لئے اِبتدائی عہد کو اطالوی رینی ساں یا (Italian Renaissance) بھی کہا جاتا ہے۔[13]

نشاۃ ثانیہ اور عیسائیت:

اس تحریک کی سرپرستی کرنے والے بہت سے لوگ چرچ کے اعلیٰ حکام اور کئی پوپ تھے جن میں قابل ذکر پائیس دوم،

سیکسٹس چہارم اور لیو دہم شامل ہیں[14] اٹلی سے شروع ہونے والی یہ ہیومنزم تحریک شمال میں فرانس، جرمنی اور انگلینڈ تک پھیل گئی اور پروٹیسٹنٹ کی اصلاحی تحریک کے ساتھ منسلک ہو گئی۔ سولہویں صدی کے اوائل میں عیسائی مارٹن لوتھر[15] کی قیادت میں لوگوں نے کیتھولک عیسائی فرقے کے طریقہ کار میں تبدیلی کے لیے تحریک چلائی۔ اس تحریک کو پروٹسٹنٹ اصلاح کلیسا کہا جاتا ہے۔ مارٹن لوتھر ایک جرمن راہب تھا۔ اُس نے عقائد میں اصلاح کے لیے ہی پروٹسٹنٹ کی بنیاد رکھی۔

مروجہ عیسائیت پر اس کی تنقید عقلی دلائل کی بنا پر تھی۔ پروٹسٹنٹ پاپائیت اور خدا اور انسان کے مابین کسی بھی واسطے کے خلاف ہیں، ان کا کہنا ہے کہ کلیسا کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ انسان کی بخشش کرے۔ اور نہ ہی انسان کو راہب بننا چاہیے۔ پروٹسٹنٹ بائبل کی بعض کتابوں کو جعلی قرار دیتے ہیں۔[16]

ہیومنزم کی پیدائش کے اسباب میں سے ایک اہم سبب کلیسا کی حاکمیت تھا۔ اور مسیحیت کی بہت غلط تعلیمات تھیں جو کہ علم و عقل کے خلاف تھی۔ مثلا انسان کو پیدائشی طور پر گنہگار سمجھنا اور یہ عقیدہ کہ جنت کی خرید و فروخت ممکن ہے۔ نیز روم او ر قدیم یونان پر کشش خیالات جن میں نے انسان اور عقل کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی تھی۔ ان اسباب کی بنا پر بہت سے لوگ مذہب سے دور ہوتے چلے گئے مذہب کی تعلیمات کی از سر نو توضیح و تشریح کا سلسلہ شروع کیا گیا۔

نشاۃ ثانیہ اور ہیومنزم :

نشاۃ ثانیہ کی اس تحریک میں جہاں دیگر عقلی فلسفوں اور نظریات کو پنپنے کا موقع ملا وہاں "ہیومنزم" کا فلسفہ بھی پروان چڑھا اور اس فکر پر دیگر عقلی فلسفوں کے واضح اثرات سامنے آئے۔

برکے (Burke) کے مطابق

'ان نشاۃ ثانیہ اور ہیومنزم ایک فلسفہ ہی نہیں بلکہ سیکھنے کا ایک طریقہ تھا. جس کے ذریعے قرون وسطی کے تعلیمی طریقے کے برعکس مصنفین اور انسانیت کے حامیوں کے درمیان تضادات کو حل کرنے پر توجہ مرکوز کی گئی . ہیومنسٹ تعلیم اصل میں ، 'Studia Humanitatis' کے پروگرام پر مبنی تھا جس میں شاعری ، گرائمر ، تاریخ ، اخلاقی فلسفہ کا مطالعہ کیا جارہا تھا۔ اس تحریک نے قدیم یونانی اور رومی اقدار، زبان، ادب کو بحال کیا"۔[17] "سب سے بڑھ کر انسانی دماغ کی منفرد اور غیر معمولی صلاحیت پر زور دیا"۔ سیاسی فلسفیوں نکولو میکیاولی (Niccolò Machiavelli)[18] اور تھامس مور (Thomas More)[19] نے یونانی اور رومن مفکرین کے نظریات کو بحال کیا اور ان نظریات کا اطلاق کیا۔ ''

1808 میں بویرین[20] (Bavarian) تعلیمی کمشنر فریڈرک عمانوئیل[21] نے لفظ Humanismus کو نئے کلاسیکل (لاطینی و یونانی) نصاب میں شامل کیا[22] اور 1836 میں لفظ "Humanism" اسی معنی میں انگریزی زبان میں شامل کیا گیا اور فریڈرک عمانوئیل کی اس منصوبہ بندی کو 1856 میں عالمگیر قبولیت حاصل ہوئی۔ جب جرمن مورخ Georg Voigt[23] نے Humanism کو Renaissance Humanism کی وضاحت کرنے کے لیے استعمال کیا اور ہیومنزم کے اس مفہوم کو بہت سی اقوام کے مورخین میں مقبولیت حاصل ہوئی خاص طور پر اٹلی میں[24]۔ دوران انقلاب فرانس اور اس کے فوراً بعد جرمنی میں ہیومنزم کو انسانیت پر مرکوز اخلاقی فلسفہ سمجھا جانے لگا۔ اور انیسویں صدی کے آخر اور بیسویں صدی کے آغاز میں مذہبی ہیومنزم ایک منظم گروپ کے طور پر ابھرا۔ اسکو Protestantism[25] پروٹسٹنٹ ازم جیسا سمجھا گیا۔ اگرچہ مذہب سے ہٹ کر اس کا مرکز انسانی ضروریات، مشاغل اور صلاحیت تھی۔[26]

یونیورسٹی آف شکاگو نے 1933 میں ایک کانفرس منعقد کی جس میں پہلا ہیومنسٹ منشور (Humanist Menifesto 1) جاری کیا گیا اس منشور پر دستخط کرنے والے اس وقت کے امریکن پارلیمنٹ کے وزراء تھے جو کہ بنیادی طور پر Unitarian اور ماہر دینیات تھے۔ . ان کے مطابق ہیومنزم اخلاقی فلسفہ ہے جس میں مذہب کے بجائے سائنس مقدم ہے 27اس منشور پر فلسفی جان ڈیوی نے بھی دستخط کیے چالیس سال بعد، 1973 میں، دوسرا ہیومنسٹ منشور کچھ اضافے کے ساتھ پیش ہوا جس نے 1933ء والے پہلے منشور کی تصدیق بھی کی۔اس دوسرے منشور کا بھی بنیادی نقطہ مذہب کے بجائے سائنس کی طرف رجوع کرنا تھا۔ [28]

ہیومنزم کے تصورات و نظریات:

ہیومنزم میں ہر چیز انسان کے گرد گھومتی ہے جس میں مافوق الفطرت کا کوئی تصور نہیں۔ہر چیز کا محور انسان ہی ہے۔[29]

"Humanism" کو مغرب میں لوگوں کی اکثریت کی طرف سے ایک مثبت خیال تصور کیا جاتا ہے. یہ امن اور بھائی چارے اور انسانیت سے محبت کے تصورات ذہن میں لاتا ہے۔دوسرے الفاظ میں Humanism خدا سے دور کرتا ہے اور تمام تر توجہ انسان کے اپنے وجود اور تشخص پر رکھتا ہے. اسکی تعریف یوں کی جا سکتی ہے کہ کسی مافوق الفطرت طاقت کے مقابلے میں انسانی اقدار، خصوصیات ، اور رویے کے متعلق سوچ کے نظام [30] Humanism کے جدید ترجمانوں میں سے ایک Corliss Lamont اپنی کتاب "The Philospy of Humanism" میں لکھتے ہیں۔

> "Humanism یقین رکھتا ہے کہ فطرت کلی طور پر حقیقت سے بنی ہے۔ اور ہمارے نظام کائنات میں کوئی مافوق الفطرت یا ابدی خدا نہیں ہے"۔[31]

گزشتہ صدی میں انسانیت ((Humanism) کی طرف دو اہم منشور پیش کیے گئے تھے. پہلا 1933 میں شائع کیا گیا تھا۔ چالیس سال بعد، 1973 میں، دوسرا انسانی منشور کچھ اضافے کے ساتھ پیش ہوا اس نے پہلے تصدیق کی. جس میں ہزاروں کی تعداد میں دانشوروں، سائنسدانوں، ادیبوں اور میڈیا کے ارکان نے دستخط کئے جسکو ابھی تک "امریکی ہیومنسٹ ایسوسی ایشن "کی حمایت حاصل ہے.

اور اگر ہم ان منشور کا جائزہ لیں تو Humanism کے تصورات کے متعلق مندرجہ ذیل باتیں سامنے آتی ہیں Humanism کے مطابق کائنات خود سے موجود ہے اور اسکو کسی نے پیدا نہیں کیا۔انسان فطرت کا ایک حصہ ہے اور یہ کہ وہ ایک مسلسل عمل کے نتیجے کے طور پر ابھرا ہے۔Humanism کے مطابق انسان کی مذہبی ثقافت اور تہذیب کا واضح طور پر بشریات اور تاریخ کے زریعے نقشہ کھینچا جا سکتا ہے۔

کائنات کی فطرت کو جدید سائنس کی طرف سے دکھائے جانے والے تاثر کی وجہ انسانی اقدار کے لئے کوئی بھی کائناتی نظام مافوق الفطرت وجود ناقابل قبول ہے۔

1933 کے منشور کی سب سے واضح خصوصیت منشور کا مذہب مخالف نقطہ نظر کا تحفظ تھا:

> "Humanists اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ کوئی ایسی ہستی نہیں جو دعائیں سنتی ہے یہ سب دقیانوسی اور غیر ثابت شدہ تصورات ہے۔وحی مذہب اور دین، انسان کی ترقی میں رکاوٹ اور نقصان دہ ہے۔ ہم فطرت کو مانتے ہیں نہ کہ کسی معبود کو"۔[32]

Humanism کی تنظیمیں:

Humanism کی چند قابل ذکر تنظیمیں درج ذیل ہیں:۔

(۱)۔انسان دوستی پر مبنی مذہبی ایسوسی ایشن (Humanistic Religious Association ۔ HRA)

ہیومنزم کی یہ ابتدائی تنظیم لندن میں 1853میں قائم کی گی تھی۔[33] یہ ابتدائی گروپ جمہوری طور پر منظّم کیا گیا تھا اور مقصد یہ تھامرد اور خواتین ارکان کا قیادت کے انتخابات میں حصہ لینا، اور سائنس کے علم، فلسفہ، اور فنون لطیفہ کو فروغ دینا۔

(۲)۔برطانوی ہیومنسٹ ایسوسی ایشن : (British Humanist Association -BHA)

برطانوی انسان ایسوسی ایشن (BHA) ایک خیراتی تنظیم ہے جو کہ Humanis m کی نمائندگی کرتی ہے اس کا مقصد ان لوگوں کی رہنمائی کرنا ہے جو برطانیہ میں مذہب اور عقائد کے بغیر اچھی زندگی گزارنا چاہتے ہیں۔[34] یہ انسانیت، سیکولرازم اور انسانی حقوق سے متعلق مسائل پر مہم چلاتے ہیں۔[35]

(۳)۔امریکی ہیونسٹ ایسوسی ایشن : (American Humanist Association - AHA)

امریکی انسان ایسوسی ایشن (AHA) امریکا کی ایک تعلیمی تنظیم ہے جو کہ سیکولرازم کو کسی دینیت یا عقائد کے بغیر زندگی کے ایک فلسفہ کے طور پر پیش کرتی ہے اور خواہش کرتی ہے کہ انسان کی صلاحیت اور ذمہ داری، اخلاقی تکمیل اور انسانیت بہتری کی اچھی قیادت کرے۔[36]

یہ 1941میں قائم ہوئی۔ اسکا مقصد سیکولر اور مذہبی اقلیتوں کے آئینی حقوق کا دفاع کرنے کے لئے قانونی مدد فراہم کرنا تھی۔[37] امریکی انسان ایسوسی ایشن کی کئی مطبوعات ہیں جس میں ماہانہ میگزین THE HUMANISTاور سالانہ جرنل EASSYS IN THE PHILOSOPHY OF HUMANISM شامل ہیں۔[38]

(۴)۔نارویجن ہیومنسٹ ایسوسی ایشن : (Norwegian Humanist Association–-NHA)

یہ ایسوسی ایشن 1956ء میں قائم ہوئی۔ یہ بین الاقوامی انسان دوست اور اخلاقی یونین (IHEU) کی رکن ہے۔اس کے زیادہ اراکین "لادین" یا "دہریے" ہیں۔

(۵)۔ہیومنسٹ سوسائٹی سکاٹ لینڈ : (Humanist Society Scotland -HSS)

یہ ایک رجسٹرڈ خیراتی تنظیم ہے جو کہ کے Humanists خیالات کو فروغ دیتی ہے. یہ International Humanist and Ethical Unionاور European Humanist Federation کی رکن ہے ۔

اسکاٹ لینڈ کی ایسوسی ایشن 1989میں قائم ہوئی۔، اس کا مقصد یہ تھا کہ اسکاٹ لینڈ میں ان لوگوں کے خیالات کی نمائندگی کرنا جو مذہب اور توہم پرستی کے بجائے اچھی اور قابل قدر زندگی گزارنے کے خواہش مند ہیں۔[39]

(۶)۔ہیومنسٹ ایسوسی ایشن آئر لینڈ : (Humanist Association of Ireland -HAI)

یہ ایک آئرش سیکولر تنظیم ہے جو کہ 1993میں قائم ہوئی۔ بنیادی طور پر اسکا مقصد Humanism کو فروغ دینا ہے۔[40]

(۷)۔ہیومنسٹ ایسوسی ایشن کینیڈا(Humanist Association of Canada -HAC)

کینیڈا کی ہیومنسٹ ایسوسی ایشن 1968ء میں قائم ہوئی۔ اسکا مقصد سیکولر تعلیم کے زریعے، ہمدردی اور سوچ کو فروغ

دینا ہے۔ یہ پبلک پالیسی سے مذہب کی علیحدگی کو فروغ دینے کے لئے کام کرتی ہے۔ یہ *International Humanist and Ethical Union* کی رکن ہے۔[41]

(۸)۔انٹرنیشنل ہیومنسٹ اینڈ ایتھکل یونین (IHEU۔ *International Humanist and Ethical Union*)

Humanist، ملحدوں، عقلیت پسندوں، سیکولر، ، مفکر اور اخلاقی ثقافت کی ایک رہنما تنظیم ہے۔[42] جو کہ 1952 میں ایمسٹرڈیم میں قائم ہوئی۔IHEU کی سرگرمیاں درج ذیل ہیں:۔

- بین الاقوامی کانفرنس انعقاد تاکہ *Humanists* کو ایکدوسرے کے قریب لایا جاسکے۔
- انسانی حقوق اور انسانی اقدار کے فروغ کے لیے مہم چلانا۔[43]
- ترقی پذیر ممالک کے مختلف *Humanists* گروپوں کے ساتھ تعاون کرنا

ہیومنسٹ منشور (*Humanist Manifestos*)

ہیومنسٹ منشور دراصل ہومنسٹ کے اپنے اصول ہیں۔ان منشوروں کا بنیادی نقطہ یہ ہے "یہ کائنات خود سے ہے اور "خدا" یا "اعلی طاقت" نہیں ہے اور یہ نظام خود ہی چل رہا ہے"[44]

ہیومنسٹ منشور اول (*Humanist Manifesto 1*)

پہلا ہیومنسٹ منشور بنیادی طور پر 1933 میں لکھا گیا ہے رائے وڈ سیلرز اور ریمنڈ بریگ ابتدائی طور پر اس کے لکھنے والوں میں سے تھے۔ اس منشور کو فلسفی جان ڈیوی سمیت چونتیس لوگوں کے دستخط کے ساتھ شائع کیا گیا تھا۔ بعد والے منشوروں کے برعکس، اس پہلے منشور میں سب سے پہلے ایک نئے "مذہب" کی بات کی گئی اور ہیومنزم کو ایک مذہبی تحریک کے طور پر پیش کیا گیا تھا۔ایسی مذہبی تحریک جو مافوق الفطرت، وحی سے منسوب گزشتہ مذاہب کی جگہ لے اور بالاتر ہو۔

اس منشور کو ایک پندرہ نکاتی عقیدے کا نام دیا گیا۔جو درج ذیل ہیں:

1. کائنات خود سے موجود ہے اس کو کسی نے تخلیق نہیں کیا
2. انسان فطرت کا ایک حصہ ہے اور ایک مسلسل عمل کے نتیجے کے طور اس کا ظہور ہوا ہے۔
3. انسان کے دماغ اور جسم کے روایتی عقیدہ ثنویت کو مسترد کیا جائے۔
4. ہیومنزم کو علم ہے کہ انسان کی مذہبی ثقافت اور تہذیب اسکی ترقی کے ذرائع ہیں ایک مخصوص ثقافت میں پیدا شدہ فرد زیادہ تر اسی ثقافت میں ڈھلا ہوا ہوتا ہے۔
5. جدید سائنس کو کائنات میں انسانی اقدار کے لئے کوئی دوسرا نظام یا مافوق الفطرت وجود ناقابل قبول ہے اور انسانی ضروریات کو جانچنے کے لئے عقل کا استعمال کیا جانا چاہئے۔
6. یہ وقت دینیت، معبودیت اور جدیدیت اور مختلف قسم کی نئی سوچ کے لئے گزر چکا ہے۔
7. مذہب انسان کے اعمال، مقاصد، اور تجربات پر مشتمل ہوتا ہے جو انسانیت کے لئے بہت اہم ہے۔انسان اور مذہب میں کوئی اجنبیت نہیں۔
8. انسانی شخصیت کی ترقی اور تکمیل "یہاں اور اب" ہی کے تصور پر ہے۔
9. عبادت اور پرستش کے بجائے ہیومنسٹ اپنے مذہبی جذبات اپنی ذاتی زندگی کا سخت احساس رکھتے ہوئے سماجی فلاح

و بہبود کو فروغ دینے میں صرف کرے۔

10. ہیومنزم میں کسی قسم کے منفرد مذہبی جذبات اور رویے نہیں ہونگے جواب تک مافوق الفطرت کے ساتھ منسلک تھے۔
11. ہیومنسٹ سماجی اور عقلی راستہ اختیار کرے گااور غیر حقیقی امید وجذباتی سوچ کی حوصلہ شکنی کرے گا۔
12. ہیومنسٹ کو یقین ہے کہ یہ مذہب زندگی کی خوشیوں کے حصول کے لئے تیزی سے کام کرے گا۔ مذہبی Humanists کا مقصد ہے زندگی کی تسکین کے لئے انسانی تخلیقی سرگرمیوں کو فروغ دے کر ان کی حوصلہ افزائی کی جائے۔
13. مذہبی ہیومنزم اس بات کا خیال رکھے گا کہ ہیومنزم کی تمام ایسوسی ایشنز اور ادارے انسانی زندگی کی رہنمائی کے لئے موجود رہیں۔
14. ہیومنزم کا مقصد ایک آزاد اور آفاقی معاشرے کا قیام ہے۔
15. زندگی سے انکار کے بجائے اس کا اقرار کرنا۔[45]

Humanists اس کا اعتراف کرتے ہیں کہ یہ منشور مستقل یا مستند نہیں ہے۔

ہیومنسٹ منشور دوم: (Humanist Manifesto 2)

ہیومنسٹ منشور دوم پال Kurtz اور ایڈون ایچ ولسن طرف سے 1973 میں لکھا گیا تھا یہ 1933 کے منشور کی جگہ لکھا گیا یہ منشور مندرجہ ذیل تجاویز پر مشتمل تھا:

1. نسلی امتیاز اور تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کی مخالفت
2. انسانی حقوق کی حمایت
3. اسقاط حمل کی حمایت
4. طلاق اور پیدائش کنٹرول قانون
5. مافوق الفطرت کا انکار

ہیومنسٹ منشور سوم: (Humanist Manifesto 3)

ہیومنسٹ منشور سوم امریکی انسان ایسوسی ایشن کی طرف سے 2003 میں شائع کیا گیا .اس پر 21 نوبل انعام یافتگان لوگوں نے دستخط کیے۔ . یہ نیا منشور بہت مختصر ہے اور اس میں سات بنیادی موضوعات وہی ہیں جو پچھلے منشوروں میں ہیں۔

دیگر ہیومنسٹ منشور:

سیکولر ہیومنسٹ اعلامیہ :

ہیومنسٹ منشور 2000 :

ایمسٹرڈیم اعلامیہ 2002:

خلاصہ:

Humanism (ہیومنزم) لاطینی تصور humanits سے لیا گیا ہے جسکے مختلف معنی ہیں مثال کے طور انسانی اخلاق کی ترقی، رحمدلی ،احسان، ہمدردی وغیرہ۔ ڈیوس ٹونی (Davis Tony) کے مطابق ہیومنزم اقدار کا ایک نظام ہے جس میں

انسان بنیادی طور پر سب سے بہترین ہے۔اور کسی بھی مذہب کے بغیر اپنے مسائل کا حل تلاش کر سکتا ہے۔دوسری صدی عیسوی میں اٹلی کے لغت دان الیس گیلیوس (Aulus Gellius) نے ہیومنزم کوانسانی فلاح و فائدہ اور" علم "کے معنوں میں استعمال کیا۔1808 میں جرمنی کی ریاست بویریا(Bavaria) کے تعلیمی کمشنر فریڈرک عمانوئیل نے لفظ Humanismus کو نئے کلاسیکل (لاطینی و یونانی) نصاب میں شامل کیا اور جرمن ثانوی اسکولوں میں پیش کیا۔1836میں پہلی بار لفظ "Humanism" علم اور انسانی فلاح "کے معنی میں انگریزی زبان میں شامل کیا گیا تھا. 1856 میں جرمن مورخ جارج وائٹ (Georg Voigt) نے Humanism کو Renaissance Humanism کی وضاحت کرنے کے لیے استعمال کیا۔ دوران انقلاب فرانس اوراس کے فوراً بعد جرمنی میں ہیومنزم کو انسانیت پر مرکوز اخلاقی فلسفہ سمجھا جانے لگا۔ ہیومنزم کے فکر و فلسفہ کے فروغ کے لئے لندن میں 1853 میں انجمن برائے مذہبی انسان دوستی(Humanistic Religious Association) قائم کی گی جس کا مقصد یہ تھا کہ مذہب اور عقائد کے بغیر اچھی زندگی گزارنا اور تمام انسانوں کو برابری کا حق دینا۔اس کے بعد امریکہ، کینیڈا، آئرلینڈ، سکاٹ لینڈ اور ناروے سمیت کئی یورپی اور مغربی ممالک میں ہیومنزم کے فروغ کے لئے اسی طرز کی تنظیمیں قائم ہوئیں بیسویں صدی میں ہیومنزم کے افکار و نظریات کوانسان دوست منشوروں کی شکل میں پیش گیا۔جن کے مطابق ہیومنزم، ہر قسم کے روحانی افکار مثلا وحی الہی اور آسمانی ادیان کی نفی کرتا ہے۔اور انسان کو فطرت پر ، مطلق حاکم سمجھتا ہے۔ ہیومنزم کے نظریے میں انسانی حقوق، انسانی آزادیوں اور خواہشات کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔قدیم فلسفوں اور مذہبی تعلیمات میں بھی اس کے ابتدائی تصورات موجود ہیں جن کا مفہوم انسانیت پرستی،انسان دوستی یاانسانیت نوازی کی شکل میں پیش کیا جاتا ہے۔

ہیومنسٹ کاایک گروہ مذہب کی نفی نہیں کرتامگر مغربی سائنسی منہاج علم کے زیر اثراب مذہب کاحریف اور متبادل بن کر سامنے آچکا ہے مثلا ہیومنزم کا اظہار موجودیت (Existentialism) اور مظہریت (Phenomenology) کے فلسفوں کی شکل میں ہوا ہے۔اسی نظریہ کا اہم داعی ژان پال سارتر اپنی تصنیف ''Existentialism is as Humanism'میں لکھتا ہے کہ سوائے انسانی کائنات کے کوئی کائنات نہیں اور انسان کے لئے انسان کے سوا قانون نہیں بنا سکتا ہم نے مذہب کو تو کھو دیا ہے مگر ہیومنزم کو پالیا ہے۔اب ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ انسان کو آزاد کرایا جائے اور اسے قادر مطلق سمجھا جائے۔خدا کے وجود سے سرے سے انکار اس لئے کیا ہے تاکہ انسان خود انسان کے لیے وجود مطلق بن جائے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات(References)

[1] -- Davis,Tony, HUMANISM,. NewYork, university press,(1997), page 1

[2] -مارکس کائیکرو(Marcus Cicero) 3 جنوری 106 قبل مسیح میں روم میں پیدا ہوا۔7دسمبر 43 قبل مسیح کو فوت ہوا۔یہ رومی فلسفی، سیاستدان اور وکیل ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہترین مقرر بھی تھا۔ لفظ ہیومنزم (humanism) استعمال کرنے والا پہلا شخص ہے۔اسی نے سب سے پہلے اس لفظ کی وضاحت کی۔

[3] - Bauman, Richard. Human Rights in Ancient Rome. London: Rout ledge Classical Monographs, 2000 ، page 21-27

[4]Davis,Tony,HUMANISM. NewYork (1997) page 1-3

[5] . Stephen Law, Humanism ,A very short Introduction, oxford university press, USA, 2011. P.1

[6] - Nicolas Walter. Humanism – What's in the Word. London: Rationalist Press Association. 1997 . page 13 -18.

[7] - N. W. DeWitt - greek humanism,The Classical Journal, Vol. 28, No. 4 (Jan., 1933), pp. 263-270

[8] Potter ,Charles, Humanism a new Religion, simon and Schuster, pp 64-69

9 Poster, Carol (2005) [2002]. "Protagoras". Internet Encyclopedia of Philosophy. Retrieved 22 October 2013.

[10] - **P**aul Oskar Kristeller,Renaissance Thought: The Classic, Scholastic, and Humanist Strains ،New York, Harper and Row, 1961. p. 9-

[11]-- بائبل باب نمبر 7-10، کتاب استثناء 5:22 کتاب خروج 20: 1-17

[12]- انجیل متیٰ باب نمبر 5 آیت 21-22-43-44، انجیل متی باب 6 آیت 19-20، باب 18 آیت 2

[13] -Nicholas Mann . The Origins of Humanism. p.1–2).

[14] Löffler, Klemens. "Humanism". The Catholic Encyclopedia **VII**. New York: Robert Appleton Company. 1910. pp. 538–542

[15] مارٹن لوتھر 1483 میں جرمنی کے ایک گاؤں آئی بین (Eisleben) میں پیدا ہوا۔ اس نے فلسفہ اور مذہبی علوم کی طرف رخ کیا۔ اس نے عیسائی مذہب کی تعلیم حاصل کی اور پادری بن گیا۔ مارٹن لوتھر "پروٹسٹنٹ اصلاح کلیسا" تحریک کا بانی تھا۔

[16] مذاہب عالم پروگرام: ماڈیول 1: صفحہ 72

[17] Burke, P., "The spread of Italian humanism", in The Impact of Humanism on Western Europe. London:. A. Goodman and A. MacKay, , 1990, p. 2

[18]- نکولو میکیاولی اٹلی کے مشہور تاریخ دان، سیاستدان، ڈپلومیٹ، فلسفی، مصنف اور ہیومنزم کے حامی تھے۔ ان کو جدید پولیٹیکل سائنس کا بانی بھی کہا جاتا ہے۔ میکیاولی 3 مئی 1469 کو پیدا ہوا اور 21 جون 1527 کو فوت ہوا۔

[19]- سر تھامس مور انگلینڈ کے مشہور وکیل، فلسفی اور رینی سان ہیومنسٹ تھے۔ اور ہنری ہشتم کے کونسلر بھی تھے۔ اور 1529 سے 1532 انگلینڈ کے چانسلر بھی رہے۔ 7 فروری 1478 کو پیدا ہوا اور 6 جولائی 1535 کو فوت ہوا۔

[20]- Bavaria جرمنی کی ایک بڑی ریاست ہے جو کہ جرمنی کے شمال مشرق میں واقع ہے۔ اسی ریاست کے تعلیمی کمشنر نے سب سے پہلے جرمنی کے سکولوں کے نصاب میں ہیومنزم کو شامل کیا۔

[21]- فریڈرک عمانوئیل (6 مارچ 1766 تا 1 اپریل 1848) علم دینیات کا ماہر اور جرمن ریلیجس فلسفی تھا اس نے تعلیم پر بھی بہت کام

کیا۔اور 1808میں جرمنی کی ایک ریاست Bavariaکا تعلیمی کمشنر بنا۔

[22] · *Friedrich Immanuel, Niethammer's .The Dispute between Philanthropinism and Humanism in the Educational Theory of our Time.: Germany, pp 102*

[23]۔ایک جرمن تاریخ دان تھا۔1827میں جرمنی میں پیدا ہوا اور 1891میں فوت ہوا۔اس نے ہومنزم میں اپنی ریسرچ کی۔اسکو جدید تحقیق کا بانی کہا جاتا ہے۔

[24.] *Giustiniani. Homo, Humanus, and the Meanings of Humanism" Germany : p 172.*

[25]۔پروٹسٹنٹ (Protestantism) عیسائیت کا ایک بڑا فرقہ ہے۔پروٹسٹنٹ عیسائیت کا ترقی پزیر فرقہ ہے اس کی شائع کردہ انجیل میں زمانے کے لحاظ سے تغیر و تبدل پیدا ہوتا رہتا ہے۔ پروٹسٹنٹ کلیسیا ان مسیحی گروہان کا اتحاد ہے جو زمانہ اصلاح کلیسیاء میں رومن کاتھولک چرچ کے خلاف کھڑے ہوئے۔

[26] *Paul Kurtz, Humanist Manifesto I& II". New York ,Prometheus Books Publishers 1973 page 1-30.*

[27] - *Edwin .H.Wilson*"Genesis of a Humanist Manifesto"*: New York , Humanist Press (1995). Page 68- 99*

[28] - *Nicolas Walter, Humanism: What's in the Word? London: Rationalist Press Association. page 13 -18*

[29] - *Davis,Tony ,HUMANISM. NewYork (1997) page 171*

[30] *Davis,Tony ,HUMANISM , Page 29*

[31] *Lamont, The Philosophy of Humanism, London:page Rationalist Press Association 1977, p. 116*

[32.] *Paul Kurtz, Humanist Manifesto I& II".New York: Prometheus Books Publishers 1984. page 5- 30*

[33]*Paul Kurtz, Humanist Manifesto I& II".New York : Prometheus Books Publishers 1973 page 13- 30*

[34] - *Mary Morain , Lloyd Morain , "Humanism as the Next Step". US, Prime Books 1954. Pages , 10- 49 -.Jeaneane D. Fowler ,Humanism: Beliefs and Practices UK:The Sussex Academics Press, 1999*

[35] -*Autumn Reinhardt-Simpson, The Humanist Ceremonies Handbook: UK,: Humanist Press, 2018.p 100-190*

[36]*Walter, Nicolas. , p 30-.43.*

[37] -*Mark W. Harris, The A to Z of Unitarian Universalism,US Scarecrow Press, 2009 p 20-21*

[38] - *Mark W. Harris, p 20-22*

[39] *Humanist Society Scotland contents of the financial statement for the year December 2017,page,1-20*

[40] *Patsy McGarry, Humanists launch campaign against judicial religious oaths, The Irish Times, 4 April 2009, retrieved 22 April 2009*

[41] *- Pat Duffy Hutcheon The Road to Reason– Canada:Humanist Association of Canada , 2001*

[42] *- Kurtz, Paul . Skepticism and humanism : the new paradigm. New Brunswick, NJ: Transaction Publishers. 2001 p. 259.*

[43] *- Vandebrake, Mark. Freethought resource guide: a directory of information, literature, art, organizations, & internet sites related to secular humanism, skepticism, atheism, & agnosticism. Austin, Texas: CreateSpace. pp. Appendix A.*

[44] *- Bragg, Raymoned Bennett , Docs: Handouts: "Humanist Manifestos.doc" Page 1. For detail http//www.americanhumanist.org (Retrieved 2011-10-01)*

[45] *Bragg, Raymond Bennett -"Humanist Manifesto I Manifestos," pp. 8,17 --40". American Humanist Association. http//www.americanhumanist.org Retrieved September 19, 2012 Dunphy, J., A Religion for a New Age, The Humanist, January-February 1983*